مولانا مدرار اللہ مدرار نقشبندی
ڈسٹرکٹ خطیب مردان

سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ ــــ اور تحریکِ پاکستان

امیرِ شریعت، بطلِ حریت حضرت سیّد عطاء اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ ایک بے مثل خطیب اور شعلہ بیان مقرّر تھے۔ آپ آزادئ وطن کے قافلہ سالار اور تحریک تحفظ ختمِ نبوت کے روحِ رواں تھے۔ آپ نے مرزا قادیانی کی نبوّت کاذبہ کی دھجیاں فضائے آسمانی میں بکھیر دیں۔ اور نوجوانانِ ملّت کے دلوں میں صحیح اسلامی جذبہ اور ولولہ پیدا کیا۔ آپ کی ذات میں وہ تمام خوبیاں جو ایک کامیاب خطیب کے لئے ضروری ہیں بدرجۂ اتم موجود تھیں۔ شاہ جی موقع و محل کی مناسبت و موزونیت کے پیشِ نظر ظرافت و لطافت کا انداز بھی اختیار کرتے تھے۔ اور اپنے نمکدانِ ظرافت سے سامعین کو بہرہ ور کرتے۔ آج تک آپ کے نمکین اور مزاحیہ چٹکلے اور فقرے زبان زدِ خاص و عام ہیں۔

مردان کو یہ شرف حاصل ہے کہ انہوں نے غالباً ۱۹۴۰ء میں مردان تشریف لاکر اہلِ مردان کو اپنی سحر انگیز خطابت اور ولولہ انگیز ارشادات سے نوازا۔ ان کی تشریف آوری کے موقع پر مال منڈی مردان میں ایک عظیم الشان جلسہ منعقد ہوا۔ مجھے یاد ہے کہ انہوں نے ردّ مرزائیت کے علاوہ اس وقت کے ملک کے حالات اور سیاسیات پر ایک دلنشین تقریر فرمائی۔ یہ پہلا موقع تھا کہ بندہ کو شاہ صاحب سے شرفِ ملاقات حاصل ہوا۔ ان کی شگفتہ بیانی سے محظوظ ہوا۔

شاہ صاحب اور قیامِ پاکستان

اگرچہ شاہ صاحب اپنے سیاسی نظریات کے تحت تحریکِ پاکستان کے ایک گونہ مخالف تھے۔ لیکن بایں ہمہ جب پاکستان بن گیا تو انہوں نے دل و جان سے اس کا خیر مقدم کیا۔ اور فرمایا۔

”میں اپنی رائے میں ہار گیا جناب جناح ـــ“ اور لیگ اپنے مشن اور رائے میں کامیاب ہوئی۔ نیز فرمایا:”یہ ٹھیک ہے کہ ہم نے پاکستان کی مخالفت کی لیکن جو کچھ کہا اور جو کچھ صحیح سمجھا وہی کچھ کیا۔ ہمارا ضمیر اس وقت بھی مطمئن تھا اور آج بھی شرمندہ نہیں“۔

امیرِ شریعت نے یہ بھی فرمایا

”میری آخری رائے اب یہی ہے کہ ہر مسلمان کو اب پاکستان کی فلاح و بہبود کی راہیں سوچنی چاہئیں، اور اس کے لئے عملی قدم اٹھانا چاہیئے۔ مجلسِ احرار کو ہر نیک کام میں حکومت پاکستان کے

ساتھ تعاون کرنا چاہیئے اور خلافِ شرع کام میں مزاحمت !"

امیرِ شریعت اور دفاعِ پاکستان

پاکستان کے پہلے وزیر اعظم خان لیاقت علی خان مرحوم نے جب بھارت سرکار کو جلسۂ عام میں مکا دکھایا اور اپنے جذبۂ جہاد کا اظہار کیا تو شاہ جی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا۔

"اگر اعلانِ جنگ ہوا تو بوڑھا بخاری بھی میدانِ جنگ میں کود پڑے گا۔ مجھے افسوس ضرور ہے کہ میں جوان نہیں لیکن دشمن کے مقابلہ میں جوان ہوں میری تمنا ہے کہ بستر پر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرنے کی بجائے میدانِ جنگ میں جان دوں"

امیرِ شریعت کا اپنے رُفقاء کو مشورہ

قیامِ پاکستان کے بعد ۱۹۴۹ء میں جب امیرِ شریعت اپنی بیماری اور کمزوری اور دیگر عوارض کی بنا پر ملکی سیاسیات سے الگ تھلگ ہوئے تو انہوں نے اپنے سیاسی رفقاء کار و احباب کو بلایا اور فرمایا۔

"اگر تم میں سے کوئی ملکی معاملات میں دلچسپی لینا چاہے یا سیاسی مزاج کا مالک ہو تو میرا مخلصانہ مشورہ یہ ہے کہ وہ مسلم لیگ میں شامل ہو جائے"۔ شاہ جی کے اس اعلان و مشورہ کے بعد سیاسی مزاج رکھنے والے حضرات دھڑا دھڑ مسلم لیگ میں شمولیت کرنے لگے، یہ دوسری بات ہے کہ ان کے شایانِ شان حوصلہ افزائی نہ کی گئی۔ اکثریت مسلم لیگ کو چھوڑ کر واپس آگئی اور مجلس احرار کی سیاسی حیثیت بحال کر کے اس پلیٹ فارم سے استحکامِ پاکستان کی جدوجہد میں مصروف ہو گئے۔

حضرت امیرِ شریعتؒ علماءِ حق کی اس جماعت کے رکنِ رکین اور عظیم فرد تھے جنہوں نے اسلام کی سربلندی اور آزادئ وطن کے لئے بیش بہا قربانیاں دیں۔ اور سالہا سال تک قید و بند کی صعوبتیں برداشت کیں۔ اور اس راہ میں وہ کسی سے پیچھے نہ رہے بلکہ ہمیشہ صفِ اوّل ہی کے قائدین میں رہے۔ اور ردِّ قادیانیت اور تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے تو وہ عظیم الشان خدمات سرانجام دیں۔ جو ہمیشہ یادگار رہیں گی۔ حق بات یہ ہے کہ حضرت امیرِ شریعت نے تحفظِ ختمِ نبوت اور ردِّ مرزائیت میں جو کردار ادا کیا وہ بے مثل اور ہر لحاظ سے منفرد و ممتاز ہے۔ جس کے لئے ربّ ذوالجلال انہیں اجرِ عظیم عطا فرمائے۔ آمین۔

ہمیں اس پر فخر ہے کہ امیرِ شریعت کے لائق و فائق فرزند مولانا سید عطاء المحسن بخاری دام فضلہٗ مرحوم کے نقشِ قدم پر گامزن ہیں ان کی بیش از بیش کامیابیوں کے لئے ہماری دلی دعائیں ان کے ساتھ ہیں۔